ہیں یہ عقائد و خیالات ذاتی ہیں۔ تحریک خاکسار کو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ صرف ایک تنظیمی اور عملی تحریک ہے اور اس کے شرکا پر عقائد کے معاملہ میں کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ اصل یہ ہے کہ اعمال کی بنیاد عقائد پر قائم ہوتی ہے اس لئے کسی شخص کے عمل پر حسن و قبح کا حکم لگانے سے قبل ضروری ہے کہ اُس کے عقائد کا جائزہ لے لیا جائے۔ اور پھر اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ ہر تحریک کے لیڈر کے ذاتی خیالات و عقائد سے شعوری یا غیر شعوری طور پر اُس کے پیرو کار بھی متاثر ہوتے ہیں۔

اس رسالہ میں لائق مولف نے مشرقی صاحب کے مقالات اور اُن کی تصنیفات کے مستند حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ خاکسار تحریک کے بانی نے وقتاً فوقتاً مختلف اسالیبِ بیان سے اپنے جن عقائد کا اظہار کیا ہے۔ اُمتِ مسلمہ اُن کو برداشت نہیں کرسکتی۔ اور وہ موجبِ کفر ہیں۔ جو لوگ خاکساروں کے فوجی لباس۔ اُن کی تنظیم۔ اور ان کے نظم اجتماع و ورزش سے مرعوب ہیں اُن کو اس رسالہ کا مطالعہ غیر جانبدارانہ احساس کے ساتھ ضرور کرنا چاہئے۔